بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ امّابعد قال النبیُ ﷺ اَلدِّینُ النصیحة۔

فرمایا: دین اخلاص اور خیر خواہی کا نام ہے اور اسلامی تصوّف وسلوک (احسان وتزکیہ) خلوص فی العمل اور خلوص فی النیۃ سے عبارت ہے۔

الحمدللہ ہم سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ سے منسلک ہیں، یہ سلسلہ بہت کم واسطوں یعنی ( ) سے نبی کریم ﷺ سے جاملتا ہے ہمارے مشائخ رحمھم اللہ تعالےٰ علیھم نے یہ فیض دونوں طریقوں سے اخذ کیا ہے۔ یعنی مشائخ ؒ کے صُدور سے بھی اور قبور (ارواح) سے بھی۔ مشائخ ؒ کے قبور (ارواح) سے اخذ فیض کا اصطلاحی نام یا تعبیر ''اویسیت'' ہے یہ صرف رُوحی ربط سے حاصل ہوتا ہے۔ جس کے چند طریقے ہیں اور جو بشرائط مقررہ عندالمشائخ سے ملتا ہے۔ رہاصُدور سے فیضان کے حصول کا طریقہ تو وہ اِنعکاس اور اِلقاء سے حاصل ہوتا ہے۔

ہمارے مشائخ کا تعلق سلسلہ نقشبندیہ سے ہے جو حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے توسط سے ہے اسی لئے طریق تربیت وہی ہے جو کہ نقشبندیہ کا معمول رہا ہے۔ یعنی لطائف پر ذکر خفی اور مراقبات۔ لیکن مشائخ کرامؒ کا آپس میں ربط رُوحی یا اکتساب فیض بطریق ''اویسیت'' ہے یہی وجہ ہے بعض مشائخ کا آپس میں تعلق اس دنیوی زندگی میں ہوا ہے اور بعض کے درمیان زمانی فاصلے ہیں۔ اسی لئے حضور کریم ﷺ کے اور ہمارے درمیان بہت کم واسطے ہیں۔ یہ سلسلۃ الذہب (Golden Chain) ہے۔

ایں	سلسلہ	طلائے	ناب	است
ایں	خانہ	ہمہ	آفتاب	است

سالکین کرامؒ اس مختصر تمہید وتعارف کے بعد عرض ہے کہ ہمارے ہاں طریق تربیت میں تین بنیادی نکات ہیں:

i۔ اتباع شریعت۔ ظاہراً وباطناً، قلباً و قالباً۔ دل وجان سے مَاجاء بہِ الرسول ﷺ کا اتباع کرنا، ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

ii ۔ ذکر اللہ کی کثرت بطریق معمولِ مشائخ سلسلہ یعنی ذکر خفی، قلبی وروحی بر لطائف۔

iii۔ ربط القلب بالشیخ۔ شیخ طریقہ سے قلبی ربط۔

ربط القلب بالشیخ طریقت میں اصل الاصول ہے اسی کی برکت سے اتباع شریعت مطہرہ کماحقہٗ حاصل ہوتا ہے۔ اور ذکر کثیر کی دولتِ جاوید بھی اسی سے ملتی ہے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

''یہی شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمتوں میں اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل جب علاقہ جسمی اور علاقہ محبت اور اللہ کے سوا جتنے علاقہ ہیں سب سے پاک ہوجاتا ہے اور نفس کی برائیاں دور ہوکر نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے اور خدا کی بندگی میں خلوص پیدا ہوجاتا ہے یہی شریعت اُس کے حق میں بامغز ہوجاتی ہے اور اُسکی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ بہم پہنچاتی یعنی دو رکعت اُسکی اوروں کی لاکھ رکعت سے بہتر ہوتی ہے۔ اور یہی حال اُس کے صوم صدقے وغیرہ کا بھی ہوتا ہے۔ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم سب اُحد پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ میں خرچ کروگے ایک سیر یا آدھ سیر جو کے برابر نہ ہوگا جو صحابہؓ نے خدا کی راہ میں دیئے ہیں یہ مرتبے اُن کے قوتِ ایمان اور اخلاص کے سبب سے تھے۔'' پیغمبر خدا ﷺ کے باطنی نور کو درویشوں کے سینے سے ڈھونڈنا چاہئے اور اسی نور سے اپنے سینے کو چاہئے روشن کرنا۔

(بحوالہ مالابدمنہ ترجمہ اُردو: کتاب الاحسان والتقرب)

حضور کریم ﷺ کا یہ "باطنی نور" مشائخ طریقت کے ذریعہ سینہ بہ سینہ چلا آتا ہے اسی کے حصول کا ذریعہ ربط بالشیخ ہے۔ اس ربط القلب کی ایک ابتداء ہے اور ایک تکمیلی درجہ۔ ابتداء میں اس نسبت کی برکات کے حصول کے لئے، اعتقاد (Faith) اِعتماد (Trust) اور اِنقیاد (Submition/Obediance) چاہئے۔ یہ مجاہدہ اس عقیدہ کیساتھ شیخ کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کرنے، آداب طریقت بجالانے اور شیخ کی محبت سے حاصل ہوتا ہے۔ اس راہ میں شیخ کامل کی صحبت ہی وہ اکسیر اعظم ہے جس سے مٹی سونا بن جاتی ہے، مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

؎ گر تو سنگِ خارہء مر مر شوی
چوں بہ صاحب دل رسی گوہر شوی

اولاً تو سنگِ خارہ سے مر مر بنو گے لیکن آخرش تکمیل تربیت کے بعد وہ مقام بفضلہٖ تعالیٰ آجائے گا کہ "گوہر" بن جاؤ گے۔ یہ گوہر بن جانا ہی وہ مقام عبدیت ہے کہ جہاں رضائے باری کا گوہر مقصود ہاتھ آتا ہے۔ یٰا ایتھاالنفس المطمئنہ اِرجِعِی اِلیٰ رَبِّکَ راضیۃ مرضیاً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وادْخُلِي جَنَّتِي.

ربط قلب بالشیخ کا یہ تکمیلی درجہ اُسوقت حاصل ہوتا ہے جب سالک کے سینہ میں وہ نور شیخ کامل کے سینے سے آنے لگتا ہے اور اس نور ہدایت سے جو نبی کریم ﷺ کے نور باطن کے فیضان سے مقتبس ہے سالک کو فنائے تام حاصل ہو جاتی ہے جو دوام حضور سے عبارت ہے یہ محض انعکاس نہیں ہوتا بلکہ اِلقاء وارتباط ہے۔ یہ صرف مراقبہ یا فیضان مراقبہ ہی نہیں بلکہ مرابطہ (ربط باہم) ہے اسی کو نسبت کا حصول کہتے ہیں نسبت کی تعریف عارفین طریقت کے نزدیک ہے فریقین میں تعلق رُوحی کا نام ہے۔ اسی سے وہ راہ کھلتی ہے جو سالکین کا گوہر مقصود اور مراد ہوتا ہے۔

؎ مُرادِ ما مُرادِ عاشقانہ
مُراد عارفانِ ہر زمانہ

عزیزان مکرّم سالکین کرام آپ بڑے خوش نصیب ہیں کہ دولتِ جاوید امریکہ جیسے بنجر علاقہ میں آپ تک لیجانے کا فریضہ اللہ کا ایک مقبول بندہ ادا کررہا ہے آب حیات پیاسوں کی تلاش میں ہے۔ آپ میں اکثر دوستوں کو اس دولتِ سرمد سے کچھ نہ کچھ بقدرِ استعداد بفضلہٖ تعالیٰ ملا ہے اسکی قدر کیجئے شکرادا کیجئے۔ لا شکرتم لَاَزِیْدَنَّکم وان کفرتم اِن عذابی لشدید۔ شکر نعمت میں ازدیاد نعمت کا راز ہے کُفران نعمت وبال کا باعث ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ نعمت ہاتھ سے جاتی رہے یہ خوشبو اُڑ جائے۔ اعاذ باللہ وایّا کم۔ احتیاط کیجئے اس سے غافل نہ ہونا بقول کسے

؎ یک لحظہ غافل گشتم وصد سالہ راہم دُور شُد

ایک لمحے کی غفلت نے منزل کھوٹی کردی۔ سینکڑوں سال کی مسافت منزل مقصود سے دُور ہوگئے۔

یہ راستہ خلوص ومحبت، اعتقاد واعتماد کا راستہ ہے اسمیں بڑی نزاکتیں ہیں قدم قدم پر احتیاط کا طالب ہے یہاں احتیاط صرف ظاہری نہیں قلبی چاہئے تقویٰ کا تعلق قلب سے ہے نعمت دل پہ اُترتی ہے محبوب کی خلوت گاہ یہی دل ہی تو ہے بشرطیکہ یہ "دل" ہو "پتھر" نہ ہو۔ حضور کریم ﷺ سے ہمارا تعلق ایمانی ہے محبت اور اطاعت اسکے حقائق ہیں۔ خدا نہ کرے کسی کے دل میں آپ ﷺ کے متعلق کوئی شک یا تردّد پیدا ہو جائے تو ایمان چلا جائے گا۔

قال تعالیٰ: فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیماo

شیخ کامل سے سالک راہ کا تعلق فیضان کا ہے یہاں بھی وہی قاعدہ ہے ذرا سی بے توجہی اور غفلت سے (بے ادبی سے) فیضان چلا جائے گا۔اس سے بڑا نقصان کیا ہوسکتا ہے اسکا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ یہ فیضان مر مٹنے سے اور کامل فنائیت سے ملتا ہے اور ذرا سی غفلت سے یہ خوشبو اڑ جاتی ہے غفلت اور بے توجہی، بے ادبی اور خود پسندی اس راہ میں زہر قاتل ہے۔

حضرت محمد احسن بیگ صاحب مدظلہٗ العالی دامت فیوضھم آپ کے ہاں تشریف لاتے ہیں اور آپ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اویسیہ کا فیض پہنچاتے ہیں آپ لوگوں کی تربیت میں کوشاں ہیں ان کا وجود مسعود اللہ تعالیٰ کی رحمت کا مظہر ہے یہ میرے شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ ہیں ان کی اطاعت شیخ سلسلہ رحمتہ اللہ علیہ کی اطاعت ہے مشائخ سلسلہ کی اطاعت ہے۔اور نبی کریم ﷺ کی محبت و اطاعت اور فیضان کے حصول کا ذریعہ ہے میں کیا لکھوں الفاظ ساتھ نہیں دے رہے جذبات کا تلاطم ہے اور اسرار کی بارش ہے محبت کی زباں خاموش ہے تحریر اس سے عاجز ہے۔

قلم ایں جا رسید و سر بشکست

والسلام والدعا:

سرگودھا (پاکستان)

۲۴ جمادی الاول ۱۴۲۷ ھجری

مطابق ۲۱ جون ۲۰۰۶ء

خاکپائے مشائخ

راقم بنیاد حسین عفی اللہ عنہ

یکے از خدام سلسلہ عالیہ